Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
Part_3
ویڈر باس
www.urdupalace.com

"مگر جناب فائل حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی لائن آف ایکشن تو نہیں ہے اور فائل ہمیں فوری طور پر دستیاب کرنی ہے۔ ورنہ فائل یا اس کے مندرجات دشمن ملک پہنچ جائیں گے اور پھر سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔"

"بلیک زیرو جب انسان کام کرنے پر آمادہ ہو جائے تو قدرت خود بخود راستے پیدا کر دیتی ہے۔ میں ڈیفنس ریکارڈ روم جا رہا ہوں۔ وہاں موقع واردات دیکھ کر ہی کچھ سوچا جائے گا" ــــ عمران نے لباس تبدیل کرتے ہوئے بڑے ٹھوس لہجے میں جوابدیا۔

اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ جواب دیتا ٹیلیفون کی گھنٹی زور زور سے بجنے لگی بلیک زیرو نے تیزی سے رسیور اٹھالیا۔

"ایکس ٹو" ــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"شکیل بول رہا ہوں جناب۔ میرے پاس ایک سرخ رنگ کی فائل ہے جس پر ایک کراس بنا ہوا ہے اور کراس کے اندر ڈی تھری کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں" ــــ کیپٹن شکیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈی تھری فائل مگر یہ تمہارے پاس کیسے پہنچی" ــــ بلیک زیرو حیرت سے چیخ پڑا۔ کیونکہ جس فائل کا ذکر ہو رہا تھا وہ یہی ڈی تھری فائل تھی۔ ڈی تھری فائل کا سن کر عمران بھی چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں بھی تعجب کے آثار ابھر آئے۔

اور کیپٹن شکیل نے شروع سے آخر تک اپنے ایڈونچر کی کہانی تفصیل سے سنادی۔ عمران بھی رسیور سے کان لگائے کھڑا تھا۔ جب کیپٹن شکیل نے بات ختم کی تو رسیور عمران نے لے لیا۔

"ویری گڈ کیپٹن شکیل تم نے سیکرٹ سروس کی لاج رکھ لی۔ مجھے تم جیسے کارکنوں پر فخر ہے جو ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ تم نے یہ فائل حاصل کر کے شاندار کارنامہ انجام دیا ہے" ــــ عمران کا لہجہ انتہائی تحسین آمیز تھا۔

www.urdupalace.com

"تھینک یو سر۔ آپ کے یہ الفاظ ہی میری زندگی کی معراج ہیں" ـــــ جواب میں کیپٹن شکیل نے انتہائی مودبانہ انداز میں جواب دیا۔ مگر اس کے لہجے میں دبی ہوئی مسرت صاف محسوس ہو رہی تھی۔

"اچھا سنو! میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ تم فائل اسے دے دینا اور اپنے کارنامے کی مزید تفصیلات بھی اسے بتلا دینا۔ کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ایسی نہ رہے جو تم نے نہ بتلائی ہو اور جب تک عمران تمہارے پاس نہ پہنچ جائے تم نے اپنی جان سے بھی زیادہ فائل کی حفاظت کرنی ہے" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب فائل میرے پاس محفوظ ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں کی آنکھوں میں مسرت کے دیپ جگمگا رہے تھے۔

یہ ملک کی انتہائی خوش بختی تھی کہ اس کا اہم ترین راز دشمنوں کے ہاتھوں میں آنے کے باوجود اتنی جلدی واپس وطن دوست ہاتھوں میں پہنچ گیا تھا۔ گو یہ اتفاق تھا مگر کتنا حسین اتفاق تھا۔

"دیکھا بلیک زیرو تم تو کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس لائن آف ایکشن نہیں ہے۔ یہاں قدرت نے ہمارے پاس فائل بھی پہنچا دی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتی ہوئی نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس کر خاموش ہو رہا۔

عمران نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں ہی میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"سلطان اسپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی باوقار آواز سنائی دی۔

www.urdupalace.com

"آپ خالی خولی سلطان بول رہے ہیں یا سر سلطان بات کر رہے ہیں" ــــ عمران نے چہکتے ہوئے پوچھا۔

"عمران بیٹے تم۔ کیا بات ہے بہت چہک رہے ہو" ــــ سر سلطان نے جواب میں ہنستے ہوئے پوچھا۔

"جناب میں قطعی نہیں بہک رہا۔ آپ کو قطعی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کوئی جوزف تو نہیں ہوں کہ ایک گھونٹ پیا اور بہکنا بلکہ لہکنا شروع کر دیا" ــــ عمران نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔

"جوزف کی بڑی اچھی مثال دی ہے تم نے مگر میں نے چہکنا کہا تھا بہکنا نہیں" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"آدمی چہکتا تو تب ہی ہے جب بہکتا ہے۔ میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ اوہ ساری سر سلطان صاحب" ــــ عمران نے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب تم نے بہکنا شروع کر دیا ہے۔ اچھا اب مذاق ختم یہ بتلاؤ تم نے فون کیوں کیا تھا" ــــ سر سلطان نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے سر سلطان صاحب بہک تو آپ رہے ہیں جو مجھ پر خون کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ مجھ جیسا شریف آدمی جس نے کبھی مکھی بھی نہیں ماری خون کیسے کر سکتا ہے" عمران نے جواب دیا۔

"خدا کی پناہ تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے اب اس کے سوا اور کیا چارہ ہو سکتا ہے کہ میں رسیور رکھ دوں" ــــ سر سلطان نے زچ ہو کر کہا۔

"ہاں آپ کو اجازت ہے کہ آپ رسیور رکھ دیں۔ اگر آپ کو ڈی تھری فائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ــــ عمران نے بلیک زیرو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا ڈی تھری فائل اور مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔ تمہیں کیا معلوم بیٹے کہ

www.urdupalace.com

اس وقت اعلیٰ احکام کی کیا حالت ہے۔ فائل غائب ہونے پر صدر مملکت تک بوکھلا گئے ہیں، ایک حشر برپا ہے۔ ملک کے مستقبل پر تاریک بادل چھا گئے ہیں" ـــــ سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"ارے خدا کے لئے تاریک بادلوں کا نام نہ لیجئے ورنہ بجلی پھر مجھ غریب پر ہی گرے گی۔ میں تو اب سیاہ بادلوں سے الرجک ہو گیا ہوں" ـــــ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اب مجبوری ہے بجلی تو تم پر ہی گرنی ہے۔ کیونکہ سب کی نگاہیں تم پر ہی لگی ہوئی ہیں۔ ابھی ابھی وزیر اعظم صاحب نے مجھ سے فون پر بات کی ہے کہ میں فائل کی فوری برآمدگی کے لئے ایکسٹو پر دباؤ ڈالوں" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"معاف کیجئے جناب فائل میرے پیٹ میں تو موجود نہیں ہے کہ آپ اوپر سے دباؤ ڈالیں گے اور فائل نیچے سے نکل آئے گی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تمہاری بات سن کر افسوس ہوا عمران کہ اب تم اتنے گھٹیا مذاق کرنے لگ گئے ہو" ـــــ سر سلطان کو شاید عمران کی بات بیحد ناگوار لگی تھی۔

"سوری سر جب سے بجلی گری ہے میری زبان کا کرنٹ اوور ہو گیا ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں" ـــــ عمران کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ اسے سر سلطان سے ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

"خیر کوئی بات نہیں۔ اچھا اب بتلاؤ کہ ڈی تھری کے سلسلے میں کیا بات تھی۔ کیا فائل برآمد ہو گئی" ـــــ سر سلطان نے اس کی بات ٹالتے ہوئے اشتیاق آمیز لہجے میں سوال کیا۔

"فائل برآمد ہو گئی جناب۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں کوئی مداری نہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جما دوں۔ بہر حال اتنی بات ضرور ہے کہ فائل برآمد کر دوں گا" ـــــ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"ٹھیک ہے۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔ سر سلطان نے بڑے غصے میں جواب دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو سلطان صاحب بات تو سنیئے ارے قبلہ"۔۔۔ عمران چیختا ہی رہ گیا۔ مگر دوسری طرف سے ریسیور رکھا جا چکا تھا۔
شاید سر سلطان صاحب ناراض ہو گئے تھے۔
"آپ نے سر سلطان کو ناراض کر دیا۔ سیدھی طرح کہہ دینا تھا کہ فائل مل گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے عمران کو منہ لٹکائے دیکھا تو ہنستے ہوئے کہا۔
"بلیک زیرو سیاست بھی سیکھو۔ اگر سیدھی سادی بات کر دی جائے تو بات کی اہمیت نہیں رہتی اور ہو سکتا تھا۔ سلطان صاحب یہ سوچتے کہ شاید میں نے اپنی اہمیت جتانے کے لئے فائل خود ہی چوری کی ہو"۔۔۔ عمران نے ریسیور رکھتے ہوئے بلیک زیرو کو جواب دیا اور اس چوری والی بات پر بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔
"اچھا میں اب چلتا ہوں کیپٹن شکیل سے فائل لے کر میں خود سر سلطان کے پاس جاؤں گا۔ فائل بھی ان کی میز پر رکھوں گا اور معافی بھی مانگوں گا۔ کم از کم ایک کپ چائے تو پی آؤں گا۔ صبح سے پیٹ میں چوہے تو ایک طرف شیر چیتے قلا بازیاں کھا رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور الماری سے ریوالور نکال کر جیب میں رکھتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل گیا مگر چند ہی لمحوں بعد وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔
"خیریت سر"۔۔۔ بلیک زیرو نے اسے واپس آتے دیکھ کر پوچھا۔
"یار کہاں خیریت ہے شاید بجلی نے میرے ذہن پر بھی اثر ڈالا۔ نسیان کا مریض ہوتا جا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
"کیا بات ہوئی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو عمران کا مطلب نہ سمجھ سکا۔
"بات یہ ہے کہ میں کیپٹن شکیل کے پاس جا رہا ہوں۔ تم تمام ممبرز کو لے کر ٹاؤن کالونی کے بنگلہ نمبر اکیس پر چھاپہ مارو۔ شاید مجرم ابھی تک وہیں ہوں"۔۔۔ عمران نے

www.urdupalace.com

بلیک زیرو کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر میں بنگلے پر چھاپہ مارنے کا فوری پروگرام بناتا ہوں" —— بلیک زیرو نے ٹیلیفون اپنی جانب کھسکاتے ہوئے کہا۔

اور عمران اوکے کہتا ہوا دوبارہ آپریشن روم سے نکل گیا۔

باس سے ٹکرانے کے بعد ڈالفن نے کھڑے ہونے میں بڑی پھرتی دکھلائی مگر اس وقت تک کیپٹن شکیل موٹر سائیکل لے کر کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔ چنانچہ ڈالفن شین گن سے گولیاں برساتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا مگر جب وہ چھوٹے کمرے میں پہنچا تو موٹر سائیکل کی بیک لائٹ سرنگ کے اندھیرے میں غائب ہو چکی تھی۔ کمرے سے تھوڑی دور سرنگ موڑ کاٹتی تھی۔ اس لئے ڈالفن اس موڑ تک بھاگتا چلا گیا مگر کیپٹن شکیل تو آندھی اور طوفان کی طرح موٹر سائیکل بھگا کر لے گیا تھا چنانچہ اس نے مزید آگے جانا بے سود سمجھا اور وہ واپس باس کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ کمرے میں پہنچا تو باس بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔

"کیا ہوا ڈالفن۔ کیا وہ مارا گیا" —— ڈالفن کو دیکھتے ہی باس نے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"سوری سر وہ تو غائب ہی ہو گیا ہے" —— ڈالفن نے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"غضب ہو گیا وہ فائل بھی لے گیا اسے ہر قیمت پر روکنا ہے" ——— باس نے کہا اور پھر جھپٹ کر میز کی طرف بڑھا۔

غصے اور جوش میں وہ یہ تو بھول ہی گیا تھا کر وہ سیڑھیوں کا سسٹم جام کر سکتا ہے چنانچہ یاد آتے ہی اس نے میز پر لگے ہوئے دو بٹن دبا دیئے اور سامنے دیوار سے لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔

اس میں سیڑھیوں کا منظر نظر آ رہا تھا۔ سیڑھیوں کی چھت کھلی ہوئی تھی اور کیپٹن شکیل تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باس نے اسے دیکھتے ہی ایک اور بٹن دبایا اور اسی لمحے کیپٹن شکیل نے جمپ لگایا اور وہ آخری سیڑھی بھی پھلانگ گیا۔ بٹن دبتے ہی فرش برابر ہو گیا مگر کیپٹن شکیل زد سے باہر ہو چکا تھا۔

اب سکرین پر سیڑھیوں کا اندرونی منظر ہی نظر آ رہا تھا۔ باس نے جھلاہٹ کے عالم میں دو تین بٹن اور دبائے۔

بٹن دبتے ہی سکرین پر تیزی سے منظر بدلنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میز کے کنارے سے ایک چھوٹا سا سٹیئرنگ نما ہینڈل بھی باہر نکل آیا۔ باس نے بڑی پھرتی سے سٹیئرنگ گھمانا شروع کر دیا۔ اور پھر کوٹھی کا بیرونی منظر سکرین پر نظر آنے لگا۔ مگر کیپٹن شکیل کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ گیٹ بھی اسی طرح بند تھا۔ باس نے بڑی پھرتی سے سٹیئرنگ اِدھر اُدھر گھمایا اور ساتھ ہی میز پر لگے ہوئے دو تین بٹن دبائے اور سکرین پر باری باری کوٹھی کے سامنے، دائیں بائیں اور عقبی منظر نظر آنے لگے۔

کیپٹن شکیل تو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکا تھا۔ مایوس ہو کر باس نے مین سوئچ آف کر دیا اور سکرین تاریک ہو گئی۔ باس مایوسی کے عالم میں دھڑام سے کرسی پر گر گیا۔ چند لمحے تک وہ سر پکڑے کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے سر اٹھایا اور اپنے قریب کھڑے ہوئے ڈالفن کی طرف گھوم گیا۔

www.urdupalace.com

"تم نے آتے وقت سیڑھیوں کا فرش بند کیوں نہیں کیا تھا اور تم اتنے نکمے ہو گئے ہو کہ دشمن تمہارے پیچھے لگا آیا ہے اور تمہیں احساس تک نہیں ہوا" ——— باس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں ڈالفن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ۔ مم ۔ باس نجانے وہ کیسے یہاں تک پہنچ گیا ہے ۔ دھند کی وجہ سے کار کے باہر تو کچھ نظر نہیں آتا تھا اور آپ کو کامیابی کی خوشخبری میں جلدی میں فرش برابر کرنا بھول گیا" ڈالفن نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا ۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

"اسے الہام تو نہیں ہو گیا تھا ۔ سب تمہاری لاپرواہی ہے جس نے ہمیں اتنا عظیم نقصان پہنچایا ہے" ——— باس کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے ڈالفن کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شین گن جھپٹ لی۔

"مم ۔ معاف کر دیجئے باس میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی غلطی نہیں ہو گی" ڈالفن باس کے شین گن چھیننے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے متعلق باس کا کیا ارادہ ہے۔

"میں تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا کہ تم آئندہ غلطی کر سکو" ——— باس نے شین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔ اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ شین گن کی نال سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی اور ڈالفن چند لمحے گولیوں کی بوچھاڑ پر موت کا رقص کرتا رہا اور پھر دھڑام سے نیچے گر پڑا ۔ اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں سوراخ ہو چکے تھے اور ڈالفن غریب کو تڑپنے کی مہلت نہ مل سکی۔

باس چند لمحوں تک غصیلی نظروں سے ڈالفن کی لاش کو دیکھتا رہا ۔ پھر ایک طویل سانس لے کر وہ مڑا اور اس نے میز پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ چند لمحوں بعد دو نوجوان کمرے میں داخل ہوئے ۔

"جارج ! ڈالفن کی لاش اٹھا کر برقی بھٹی میں جلا دو" ——— باس نے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdupalace.com

"اور تم نادر گیراج سے کار نکال کر پورچ میں لے آؤ۔ ہم یہ کوٹھی ابھی ابھی چھوڑ رہے ہیں"۔ باس نے دوسرے نوجوان سے کہا۔

"بہتر سر"۔۔۔۔ نادر نے جواب دیا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی باس نے انٹرکام کا بٹن دبایا۔

"ڈاکٹر! ہیڈ ر باس کالنگ یو"۔۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر براؤن اسپیکنگ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔

"سنو ڈاکٹر۔ وہ فائل جس کے لئے ہم نے دھند کا کھڑاگ پھیلایا تھا۔ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے اور میں یہ کوٹھی چھوڑ رہا ہوں۔ کیونکہ کسی بھی وقت اس کوٹھی پر اٹیک ہو سکتا ہے۔ میں سنٹر نمبر ۲ میں منتقل ہو رہا ہوں۔ میں تمہیں سنٹر نمبر ۲ پہنچ کر مزید ہدایات دوں گا تم انٹرکام کا کنکشن کاٹ دو کیونکہ میں یہ کوٹھی ڈائنامائیٹ سے تباہ کر دوں گا"۔۔۔۔ باس نے اسے بتایا۔

"مگر یہ کیسے ہوا سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر کی حیرت بھری آواز گونجی۔

"تفصیلات بعد میں بتاؤں گا۔ میرے ایک کارکن کی معمولی سی غلطی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو میرا نام میجر بریو ہے۔ میں اس کا اتنا بھیانک انتقام لوں گا کہ اس ملک میں بسنے والا ہر فرد قیامت تک روتا رہے گا"۔۔۔۔ باس نے انتہائی جوش کے عالم میں کہا اور پھر بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

رابطہ ختم کرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے الماری سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر جیب میں ڈالا اور ایک نظر کمرے پر ڈالی اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا اور وہاں دیوار پر لگے ہوئے ایک کافی بڑے سرخ رنگ کے ہینڈل کو اس نے نیچے دبایا۔

ہینڈل کے ساتھ لگے ہوئے بڑے سے ڈائل پر سرخ رنگ کی سوئی تیزی سے حرکت

www.urdupalace.com

کرنے لگی اور وہ دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جلد ہی وہ راہداری سے گزرتا ہوا پورچ میں آگیا۔ یہاں کار موجود تھی۔ نادر اور جارج اس کے قریب کھڑے تھے۔

"چلو جلدی کرو" ——— باس نے ڈرائیونگ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر جارج بڑی پھرتی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور نادر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ چند لمحوں بعد کار گیٹ کے قریب پہنچ گئی۔ اب دھند قطعی صاف ہو چکی تھی۔ اور سڑکوں پر آمد و رفت معمول کے مطابق جاری ہو گئی تھی۔ جارج نے نیچے اتر کر گیٹ کھولا اور نادر کار کو باہر نکال لایا۔

"بائیں طرف چلو" ——— باس نے نادر کو حکم دیا اور نادر نے کار بائیں طرف موڑ دی۔ جارج دوبارہ پچھلی سیٹ پر پہنچ چکا تھا۔

تیزی سے دوڑتی ہوئی کار لمحہ بہ لمحہ کوٹھی سے دور ہوتی چلی گئی۔ کوٹھی سے تقریباً دو فرلانگ پر ایک چوک تھا۔ جب کار چوک پر پہنچی تو باس نے نادر کو کار رکنے کا اشارہ کیا۔ نادر نے کار سائیڈ میں روک دی۔ باس نے جیب سے وہی آلہ نکالا اور پھر اس کا ایک بٹن گھمانا شروع کر دیا۔ آلے میں سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آواز نکلنے لگی۔ باس چند لمحے بغور آلے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس کے دائیں سائیڈ پر لگا ہوا بٹن تیزی سے دبا دیا۔ آلے پر لگا ہوا سرخ رنگ کا چھوٹا بلب جل اٹھا اور بلب جلنے کے دس سیکنڈ بعد دور سے ایک اعصاب شکن دھماکہ ہوا اور فضا میں پتھروں اور اینٹوں کے ساتھ گرد و غبار کا ایک فوارہ سا امڈ آیا اور چند لمحوں بعد جب دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی تو باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کا بٹن دوبارہ دبایا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"چلو اب بائیں سائیڈ مڑ جاؤ" ——— باس نے کار کی سیٹ سے پشت لگاتے ہوئے کہا اور نادر نے خاموشی سے کار آگے بڑھا دی۔ باس بظاہر تو خاموش تھا مگر

www.urdupalace.com

اس کے ذہن میں لاوا سا اُبل رہا تھا۔ اس ملک میں فوری کامیابی کے بعد یہ اس کی پہلی ناکامی تھی۔ اس کی مٹھیاں لاشعوری طور پر بھنچ گئیں۔ وہ خوفناک انتقام لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

نمبر 3 گلستان کالونی

عمران کی کار بڑی برق رفتاری سے فاصلے کو کاٹتی چلی جا رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔ مجرم ضرور دوسرا وار کریں گے۔ کوٹھی کے متعلق تو اسے یقین تھا کہ مجرموں نے کوٹھی فوری طور پر خالی یا تباہ کر دی ہوگی۔ مگر پھر بھی اس نے بلیک زیرو کو کوٹھی پر اٹیک کرنے کے لئے بھیج دیا تھا کہ شاید کوئی سراغ مل جائے۔ یہی سوچتا ہوا وہ جلد ہی کیپٹن شکیل کے فلیٹ تک پہنچ گیا۔ اس نے کار فلیٹ کے نیچے روکی اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ سامنے کیپٹن شکیل کھڑا تھا۔ وہ چند لمحوں تک تو بڑے تعجب کے عالم میں عمران کو دیکھتا رہا۔

"ارے کیا بات ہے کیا میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں" —— عمران نے کیپٹن شکیل کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیے" —— کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے بڑی سنجیدگی سے اندر آنے کے لئے کہا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اندر

www.urdupalace.com

داخل ہوا اور پھر سامنے رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کیا اور پھر چلتا ہوا عمران کے سامنے آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔

"اب بتلاؤ تم کون ہو"—— کیپٹن شکیل کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔

"کیا مطلب"—— عمران ایک لمحے کے لئے کیپٹن شکیل کے غیر متوقع رویے پر بھونچکا رہ گیا۔

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات تو طے ہے کہ تم عمران نہیں ہو۔ بلکہ تم نے عمران کا میک اپ کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے"—— کیپٹن شکیل نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں عمران کا بھوت ہوں۔ میرے خیال میں تمہارے دماغ پر دھند چھا گئی ہے" عمران جواب اچانک حیرت کے عالم سے نکل آیا تھا۔ اس لئے اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ سیدھی طرح بتلاؤ کہ تم کون ہو" کیپٹن شکیل نے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"سیدھی طرح تو میں عمران ہوں اور ٹیڑھی طرح ابن رحمان ہوں اور تم سیدھی طرح تو کیپٹن شکیل ہو اور ٹیڑھی طرح احمق اعظم"—— عمران نے جواب دیا۔

کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں کش مکش کے آثار تھے۔ جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ اس کا مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم عمران ہو"—— آخر کیپٹن شکیل نے سوال کیا۔

"ثبوت تو میں اپنے انسان ہونے کا بھی نہیں دے سکتا اور ویسے بھی میں نے ابھی تک شناختی کارڈ نہیں بنوایا"—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"تو پھر میں تمہیں گولی مارنے لگا ہوں۔ کم از کم تمہارے انسان ہونے کا ثبوت تو ابھی مل جائے گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سخت لہجے میں جواب دیا اور اب عمران کو بھی سنجیدگی اختیار کرنی پڑی کیونکہ اس نے کیپٹن شکیل کی نظروں میں انتہائی سنجیدگی نوٹ کر لی تھی۔

"مگر تمہیں میرے میک اپ میں ہونے کا شبہ کیوں ہوا"۔۔۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا۔

"تمہارے چہرے پر جلنے کے نشانات ہیں۔ بال بھی تمام جلے ہوئے ہیں" کیپٹن شکیل نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے اس کا مطلب ہے کہ میں میک اپ میں بھی اناڑی ہوں۔ میک اپ بھی کیا تو جلے ہوئے عمران کا۔ تمہارا قصور نہیں کیپٹن شکیل آدمی جب اتفاق سے کوئی کارنامہ انجام دے لے تو اس کا دماغ خراب ہو ہی جاتا ہے۔ تم نے فائل کیا برآمد کر لی۔ اپنوں کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ اندھے کے پیر تلے بٹیرا آ گیا تو وہ اپنے آپ کو شکاری سمجھنے لگا"۔۔۔ عمران دوبارہ مذاق پر اتر آیا۔

"کیسی فائل"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"مسٹر شکیل آپ دھند میں مجرم کی کار پر سفر کرتے ہوئے ٹاور روڈ کی کوٹھی نمبر اکیس میں گئے۔ وہاں سے آپ نے ڈی تھری فائل حاصل کی اور پھر آپ اپنے فلیٹ پہنچے اور آپ نے ایکس ٹو کو اپنے کارنامے کی اطلاع دی۔ ایکسٹو نے وہ فائل لینے مجھے بھیجا ہے مگر میں جب یہاں پہنچا تو کیپٹن شکیل نے مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اتنی تفصیل کافی ہے یا مزید تفصیلات بتلاؤں"۔۔۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ اب کیپٹن شکیل کی غلط فہمی دور ہو گئی۔ اس کے کرخت چہرے پر نرمی کے آثار دوڑ گئے اور اس نے ریوالور دوبارہ جیب میں ڈال لیا اور حیرت بھری نظروں سے عمران کے چہرے کی طرف دیکھتا

www.urdupalace.com

ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے یہ تو یقین آگیا ہے کہ آپ عمران ہیں مگر آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی" —— کیپٹن شکیل نے خجالت آمیز لہجے میں کہا۔

"شکر ہے کہ تمہیں یقین آگیا ورنہ مجھے ثبوت کے لئے ڈیڈی کے پاس جانا پڑتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل ایکسٹو نے مجھے فائل کی حفاظت کے سخت ترین احکامات دیئے تھے اور جب آپ اچانک اس حلیئے میں سامنے آئے تو میں مشکوک ہو گیا" —— کیپٹن شکیل نے اپنے رویئے کی اصلاح کرتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے کہ تم میرے حلیے سے ہی مشکوک ہوئے ورنہ تم میری جنس سے ہی مشکوک ہو جاتے تو میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا تھا" —— عمران نے بڑی معصومیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا مذاق چھوڑیئے پہلے یہ بتایئے کہ آپ کو ہوا کیا ہے۔ آپ کا تو پورا جسم جگہ جگہ سے جلا ہوا ہے" —— کیپٹن شکیل نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

"اب تم مصر ہی ہو رہے ہو تو بتلا دیتا ہوں۔ مگر پہلے یہ وعدہ کرو کہ کسی سے ذکر نہیں کرو گے۔ ورنہ ایکسٹو نے اول تو مجھے زندگی سے آؤٹ کر دینا ہے ورنہ کم از کم علاقہ آؤٹ تو ضرور ہی کر دے گا" —— عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں مگر انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل اس اہم ترین راز میں شریک بننے کے لئے سنبھل کر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں عمران صاحب آپ کا راز قیامت تک میرے سینے سے باہر نہیں نکلے گا" —— کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدگی سے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"نہیں خیر! قیامت تک اسے روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قبر میں جا کر بیشک نکال دینا۔ مجھے کوئی گلہ نہیں ہوگا" —— عمران کا ذہن ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگا

"عمران صاحب میں بے حد سنجیدہ ہوں" —— کیپٹن شکیل نے عمران کا مذاق ٹالتے ہوئے کہا۔

"سنجیدگی بے حد اچھی چیز ہے پارٹنر۔ اس سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ آدمی کو خودکشی کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ سنجیدگی کے جراثیم ہی اسے وقت سے پہلے ختم کر دیتے ہیں" —— عمران نے باقاعدہ سنجیدگی کے فلسفے پر بحث کرنی شروع کر دی۔

"عمران صاحب! آپ وہ راز بتلا رہے تھے" —— کیپٹن شکیل نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ راز۔ مگر دوست ایک بات ہے۔ اس راز پر میری ذاتی سلامتی کا انحصار ہے۔ اگر میں نے یہ راز تمہیں بتلا دیا تو میری ذات کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ میں اپنی ذات میں ہی ٹوٹ پھوٹ جاؤں گا اور شکست وریخت کا یہ عمل مجھے ریزہ ریزہ کر دے گا اور پھر اس کی کرچیں اس دنیا میں بکھر جائیں گی اور غریبوں کے پاؤں زخمی ہو جائیں گے امیروں کی موٹروں کے ٹائر برسٹ ہو جائیں گے اور مڈل کلاسیوں کے سائیکل پنکچر ہو جائیں گے"۔

عمران کی زبان جب ایک بار چل پڑی تو ظاہر ہے اسے کون روک سکتا تھا۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ دنیا میں موجود ہر مشین کی بریکیں ہوتی ہیں سوائے عمران کی زبان کے۔

چنانچہ کیپٹن شکیل بھی ایک طویل سانس لے کر صوفے کی پشت سے ٹک گیا۔ اس کے چہرے سے خجالت کے آثار واضح تھے۔ اسے شاید احساس ہو گیا تھا کہ وہ اب تک عمران کے ہاتھوں بے وقوف بنتا رہا ہے۔

عمران بھی خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں تک کمرے میں بوجھل سا سکوت طاری رہا۔

www.urdupalace.com

پھر عمران نے ہی اس خاموشی کا پردہ چاک کیا۔

"اچھا سنو تم بھی کیا یاد کرو گے" ـــــ عمران کے لہجے میں راز بتلانے کی مکمل آمادگی تھی۔ اور یہ شاید اس کے لہجے کا ہی اثر تھا کہ کیپٹن شکیل سب کچھ بھول بھال کر ایک بار پھر اس کی طرف جھک گیا۔

"تمہیں شاید احساس ہو کہ میں جولیا سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔ میرا عشق آتشی ہے۔ اور اب تک یہ آتش میرے سینے میں ہی چھپی رہی مگر پچھلے دنوں شدید گرمی میں جب اچانک موسم خوشگوار ہو گیا تو یہ آتش عشق دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ ہو گئی اور میں ققنس پرندے کی طرح اپنی ہی آگ میں جل گیا۔ یہ اسی آگ کے نشانات ہیں جو میرے جسم پر داغ چھوڑ گئے ہیں" ـــــ عمران نے بڑی سنجیدگی سے راز کا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہے۔ مگر غلطی اسی کی تھی۔ جس نے عمران جیسے شخص کی بات پر انتہائی سنجیدگی اختیار کر لی تھی۔ اس لئے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ کھسیانی ہنسی ہنس کر خاموش ہو جاتا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ کیپٹن شکیل کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر خجالت کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"بس عمران صاحب رہنے دیجئے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ سے سنجیدگی کی توقع ہی کرنا حماقت ہے۔ آپ فائل لیجئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے ندامت آمیز لہجے میں کہا۔

"اور دفع ہو جائیے" ـــــ عمران نے اس کا فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر خفیہ الماری کھول کر اس نے ڈی تھری فائل نکالی اور اسے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"عمران نے ایک نظر فائل کو دیکھا اور پھر فائل اٹھا کر اسے دوہرا کر کے جیب میں

www.urdupalace.com

ٹھونس لیا۔

"تم نے یہ فائل پڑھی تو نہیں" ـــــ اس بار عمران کا لہجہ قدرے سخت تھا۔

"نہیں عمران صاحب میں بیوقوف تو نہیں ہوں میں ملٹری سیکرٹ سروس میں رہا ہوں اور ڈی کے لفظ سے ہی اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ یہ فائل ڈیفنس سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ظاہر ہے ڈیفنس فائل کا متعلقہ آدمی کے علاوہ کسی دوسرے کا پڑھنا ملک سے غداری کے مترادف ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"سمجھدار آدمی ہو ـــــ اچھا مجھے تمام تفصیلات بتاؤ۔ کوئی سٹیپ کوئی فقرہ بیان سے حذف نہیں ہونا چاہیئے" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تمام واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ جب کیپٹن شکیل باس کے اس فقرے پر پہنچا کہ ڈاکٹر اب دھندہ ختم کر دو۔ ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ عمران بری طرح چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک ابھر آئی۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو واقعی تم نے سنا ہے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں سوال کیا۔

"قطعی عمران صاحب۔ میری بات کا ایک ایک حرف سچا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب مزید تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہیں اپنے فلیٹ ہی میں رہنا۔ شاید مجھے بعد میں تم سے رابطہ قائم کرنا پڑ جائے" ـــــ عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں موجود رہوں گا۔ مگر ایکسٹو نے اگر مجھے کسی کام سے بھیج دیا تو میں معذرت چاہوں گا۔ کیونکہ میں آپ سے زیادہ اپنے باس کو اہمیت دیتا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے صاف صاف لفظوں میں عمران کو جتلا دیا۔

www.urdupalace.com

"جب ایکسٹو تمہیں کسی کام سے بھیجنے لگے تو میرا حوالہ دے دینا۔ اس کی ابھی اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ عمران کا راستہ کاٹ سکے" ـــــ عمران نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ہی صاف ظاہر تھا کہ وہ ایکٹنگ کر رہا ہے۔

"ابھی ایکسٹو کے مقابلے میں آپ طفل مکتب ہیں عمران صاحب۔ اس کے ذہن تک پہنچنے کے لئے ابھی آپ کو صدیوں محنت کرنی پڑے گی" ـــــ کیپٹن شکیل نے اسے مزید چڑاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اپنی سابقہ ندامت کا بدلہ اس انداز میں لے رہا تھا۔

"اچھا آج امتحان ہو جائے گا۔ اگر میرا حوالہ دینے کے باوجود ایکسٹو تمہیں کہیں جانے پر زور دے جائے تو میں اپنی اس خوشگوار زندگی پر لعنت بھیج کر سچ مچ کا عقلمند بن جاؤں گا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اس بات پر بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

"خوب آدمی ہے یہ بھی" ـــ کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

یس سر حکم فرمائیے! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اوور" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے بڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"ڈاکٹر ابھی ابھی مجھے میجر بریو نے رپورٹ دی ہے کہ وہ اپنے پہلے ہی مشن میں ناکام رہا ہے۔ میں نے اپنے ملک کے اعلیٰ حکام سے بات کرلی ہے۔ انہوں نے فوری طور پر چارج آپ کے ہاتھوں میں دینے کا حکم دیا ہے۔ آپ میجر بریو سے چارج لے لیں۔ اب ویدر باس کا نام آپ اختیار کریں اور مشن کو تیزی سے تکمیل تک پہنچائیں۔ اب مشن کی راہ میں کوئی سستی برداشت نہیں کی جائے گی اوور" —— دوسری طرف سے سفیر نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا۔

"بہتر سر مگر کیا میجر بریو کو اس سلسلے میں ہدایات دی جا چکی ہیں اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے سوال کیا۔

"ہاں میں نے میجر بریو کو مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ وہ آپ سے ہر ممکن تعاون کرے گا۔ یہ اس کے کیریئر کی پہلی ناکامی تھی۔ اس لئے اسے صرف تنبیہہ کی گئی ہے ورنہ وہ فوری طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا اوور" —— سفیر نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے سر۔ میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ آپ کو جلد ہی کوئی عظیم خوشخبری سناؤں اوور" —— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"اوکے آپ کسی بھی وقت سفارت خانے کے پرائیویٹ نمبر پر مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور ویسے بھی آپ کو وقتاً فوقتاً ہدایات دیتا رہوں گا اوور اینڈ آل" —— سفیر نے جواب دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر براؤن نے بھی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر ریوالونگ چیئر سے پشت لگا دی۔ اس کا چہرہ مسرت سے جگمگا رہا تھا۔ اسے اپنے انچارج بننے پر یقیناً بے حد مسرت ہوئی تھی۔ چند لمحوں تک تو وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے سامنے پڑی ہوئی بڑی سی میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک طویل القامت نوجوان اندر داخل

www.urdupalace.com

ہوا۔ نوجوان خاصے مضبوط جسم کا مالک تھا اور چہرے پر درشتی اور سفاکی کے آثار ثبت تھے۔

"فرمایئے ڈاکٹر"۔۔۔ نوجوان کے لہجے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مؤدبانہ انداز میں بات کرنے کا عادی نہ رہا ہو۔

"بیٹھ جاؤ فلیپر۔ میں تمہیں ایک خوشخبری سناؤں"۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوجوان کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر کی بات سن کر اس کے چہرے پر اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سنو فلیپر تمہیں گلہ تھا کہ جب بنیادی کام ہم نے کرنے ہیں۔ میجر بریو کو ہم پر کیوں مسلط کیا گیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل صحیح بات ہے"۔۔۔ فلیپر نے بڑے اکھڑ لہجے میں جواب دیا۔

"تو سنو"۔۔۔ ابھی ابھی سفیر صاحب نے ہدایت دی ہے کہ اعلیٰ حکام نے میجر بریو سے تمام اختیارات چھین لئے ہیں اور اب اس مشن کا انچارج مجھے بنایا گیا ہے۔ میجر بریو میرے انڈر کام کرے گا"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ نیوز اب مشن پر کام کرنے کا مزہ آئے گا۔ اب حکام کو فلیپر کی صحیح صلاحیتوں کا اندازہ ہوگا۔ میں اس ملک پر وہ قہر توڑوں گا کہ ان کی سات نسلوں کو فلیپر کا نام ہوا بن کر ڈراتا رہے گا"۔۔۔ فلیپر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"ٹھیک ہے کام تو سب تم نے کرنا ہے۔ میرے متعلق تو تمہیں علم ہے کہ میں بنیادی طور پر ایک سائنسدان ہوں۔ میرا نام تو صرف ڈمی کے طور پر استعمال ہوگا۔ بہرحال صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ ہمیں کسی سٹیپ پر ناکامی سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اس مشن کے بعد میں اعلیٰ حکام کو جو رپورٹ دوں گا اس میں تمہاری صلاحیتوں کے متعلق کھل کر لکھوں گا چنانچہ تمہیں یقیناً سیکرٹ سروس میں اعلیٰ عہدے پر فائز کر دیا جائے گا"۔۔۔ ڈاکٹر

www.urdupalace.com

براؤن نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ میں کتنی جلد مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہوں" ——— فلیپر نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر براؤن کوئی جواب دیتا۔ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ڈاکٹر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈاکٹر براؤن سپیکنگ" ——— ڈاکٹر براؤن نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر میجر بریو حاضری کی اجازت چاہتے ہیں" ——— دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بھیج دو" ——— ڈاکٹر نے اس بار سخت لہجے میں جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور میجر بریو اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"آیئے میجر بریو تشریف رکھئے" ——— ڈاکٹر براؤن نے سنجیدگی سے کہا اور میجر بریو خاموشی سے فلیپر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

فلیپر بڑی طنزیہ نظروں سے میجر بریو کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ کو بھی ایم صاحب کی ہدایات مل گئی ہوں گی" ——— ڈاکٹر براؤن نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یس سر اسی وجہ سے حاضر ہوا تھا" ——— میجر بریو نے مختصر سا جواب دیا۔

"پلان کی تفصیلات مجھے دے دیجئے" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"بہتر سر مگر یہ ٹاپ سیکرٹ ہے" ——— میجر بریو نے قریب بیٹھے ہوئے فلیپر کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"فلیپر میرا خاص آدمی ہے۔ اس لئے اس سے کوئی چیز ٹاپ سیکرٹ نہیں ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"بہتر سر جیسے آپ کی مرضی" ـــــ میجر برلو نے بڑے ناگوار لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر جیب سے ایک کاغذ نکال کر ڈاکٹر براؤن کے سامنے رکھ دیا۔ ڈاکٹر براؤن نے کاغذ اٹھا کر بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کاغذ فلیپر کی طرف بڑھا دیا۔

"میرے خیال میں یہ کوڈ میں ہے۔ تم اسے ڈی کوڈ کرو فلیپر" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور فلیپر نے کاغذ لے کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ قلم نکالا اور اسے ڈی کوڈ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کاغذ دوبارہ ڈاکٹر براؤن کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر براؤن نے بڑی گہری نظروں سے اس کو پڑھا اور پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے میجر اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ـــــ ڈاکٹر نے میجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں باس" ـــــ میجر نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔ مگر اسکے لہجے میں ناگواری کی بو صاف آ رہی تھی۔

"تم ہیڈ کوارٹر نمبر ۲ میں جاؤ اور اپنے آدمیوں کو ہر وقت کام کے لئے تیار رکھو میں وقتاً فوقتاً تم سے کام لیتا رہوں گا۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا کہ میں ڈسپلن کی خلاف ورزی قطعی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آئندہ تمہاری معمولی سی کوتاہی تمہارے حق میں بھیانک ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ میری آخری وارننگ ہے" ـــــ اس بار ڈاکٹر براؤن کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"بہتر باس میں کوشش کروں گا کہ مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو" ـــــ میجر برلو نے نظریں جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

www.urdupalace.com

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے کہا اور میجر پرمو خاموشی سے اُٹھ کر باہر چلا گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی فلیپر نے ایک زوردار قہقہہ مارا اور ڈاکٹر براؤن بھی مسکرا دیا۔

"بڑا تیس مار خاں بنتا تھا۔ ہونہہ" ـــــ فلیپر نے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر نے جیب سے وہی کاغذ نکالا اور فلیپر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"فلیپر اب تم اپنی بہترین صلاحیتوں کا ثبوت دو۔ اور آج سے ہی کام کا آغاز کر دو۔ میری طرف سے تمہیں ہر قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔ تم اپنے آپ کو ڈائریکٹ دیدر باس کہلوا سکتے ہو۔ مگر روزانہ مجھے کارکردگی کی رپورٹ دینا نہ بھولنا" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب آپ نے مجھ پر جو اعتماد کیا ہے میں اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچنے دوں گا" ـــــ فلیپر نے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ڈاکٹر کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران نے فائل سر سلطان کو پہنچانے کے بعد اپنی کار کا رُخ سیدھا ڈائریکٹر موسمیات کے دفتر کی طرف کیا اور تھوڑی دیر بعد ڈائریکٹر موسمیات کے دفتر کے سامنے موجود تھا۔

www.urdupalace.com

"صاحب مصروف ہیں" ـــــ چپڑاسی نے عمران کو دروازے پر ہی روکتے ہوئے کہا۔

"کیا مصروفیت ہے وہی مسئلہ ہوگا" ـــــ عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں چپڑاسی کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

اور چپڑاسی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں صاحب اور کیا مصروفیت ہو سکتی ہے" ـــــ چپڑاسی نے اس بار نرم لہجے میں جواب دیا۔ وہ عمران کے انداز سے یہی سمجھا تھا کہ عمران بھی واقف حال ہے۔

"تم فکر نہ کرو میں بھی اسی مصروفیت کے سلسلے میں آیا ہوں۔ تمہارا چائے پانی کھرا ہے" ـــــ عمران نے چپڑاسی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چپڑاسی کچھ سمجھتا۔ عمران دروازے پر پڑا ہوا پردہ ہٹا کر غڑاپ سے اندر داخل ہو گیا۔

دفتر خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ریٹائرنگ روم سے مردانہ آواز کے ساتھ ساتھ چوڑیوں کی کھنک اور نسوانی مترنم قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ عمران نے سر ہلایا اور پھر ایک کرسی کو زور سے گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی جان بوجھ کر گھسیٹی تھی۔ کرسی گھسیٹنے کی آواز پیدا ہوتے ہی ریٹائرنگ روم سے ابھرنے والی آوازیں یکلخت بند ہو گئیں اور چند لمحوں بعد ایک بھاری بھرکم ادھیڑ عمر آدمی ریٹائرنگ روم کے دروازے سے نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر خشونت کے آثار تھے۔

عمران کو کرسی پر بیٹھا دیکھ کر ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر تعجب کے آثار نمودار ہوئے مگر دوسرے لمحے غصے کی سرخی ابھر آئی۔ عمران کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا اور وہ بڑی مسکین سی صورت بنائے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"کون ہو تم اور تم نے بلا اجازت آفس میں داخل ہونے کی جرأت کیسے کی" ـــــ ادھیڑ عمر ڈائریکٹر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"مم۔ مم۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ زنانہ مردانہ قسم کی مصروفیت میں مشغول ہیں۔ اور ویسے بھی میں نے تو صرف کرسی گھسیٹی ہے" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ" ——— ڈائریکٹر اس کی بات سن کر دہاڑا اور پھر اس نے چپڑاسی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"رفیق" ——— دوسرے لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"یہ کون ہے اور تم نے اسے اندر کیوں آنے دیا" ——— ڈائریکٹر صاحب چپڑاسی پر برس پڑے۔

"یہ زبردستی اندر آگیا ہے میں ابھی اسے باہر نکال دیتا ہوں" ——— چپڑاسی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"دھکے دے کر باہر نکال دو" ——— ڈائریکٹر نے خون برساتی آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور چپڑاسی صاحب کا حکم ملتے ہی بڑے خونخوار انداز میں عمران کی طرف بڑھا۔

"صاحب کو ٹھنڈا پانی پلاؤ ان کا دماغ ضرورت سے زیادہ گرم ہو رہا ہے" ——— عمران نے اچانک انتہائی سخت لہجے میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے چپڑاسی کو حکم دیا۔ اس کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ چپڑاسی یکدم ٹھٹک کر رک گیا۔ عمران کے چہرے کے تاثرات اس کی آواز کے ساتھ ہی بدل گئے تھے اور اب یہ ایک نیا عمران معلوم ہو رہا تھا۔ ڈائریکٹر بھی عمران کے اس کینچلی بدلنے پر چونک پڑا۔

"جو میں نے کہا ہے اس کی تعمیل کرو" ——— عمران کے لہجے میں زخمی چیتے کی سی غراہٹ تھی۔ اور چپڑاسی غریب پوری جان سے لرز گیا

دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

"آپ کون ہیں"۔۔۔۔ ڈائریکٹر بھی عمران کے لہجے سے مرعوب ہو چکا تھا۔ اسلئے اس بار اس کا لہجہ مہذبانہ ہونے کے ساتھ ساتھ قدرے کمزور بھی تھا۔

"تشریف رکھیئے اور اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھ کر بات کیجیئے۔ آپ ایک ذمہ دار افسر ہیں اور آپ اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں نہیں بلکہ ایک سرکاری دفتر میں موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹھوس لہجے میں ڈائریکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈائریکٹر چند لمحے عمران کے چٹان کی طرح ٹھوس چہرے کو دیکھتا رہا۔ پھر خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تعجب کے ساتھ ساتھ ہلکے سے خوف کی آمیزش بھی تھی۔

"کیا رنگ رلیاں منانے کے لئے سرکاری دفاتر ہی رہ گئے ہیں۔ ریٹائرنگ روم میں کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے میز کے مقابل پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"کیسی رنگ رلیاں اور تم کون ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ میں کون ہوں"۔۔۔۔ ڈائریکٹر شاید اپنے آپ پر قابو پانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس لئے اس کے لہجے میں دوبارہ سختی عود کر آئی تھی۔

"کیا ان بادلوں اور دھند کے متعلق رپورٹ مکمل ہو چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا۔

"بادلوں دھند یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیسی رپورٹ"۔۔۔۔ ڈائریکٹر نے یکدم چونک کر کہا۔

اور عمران نے ایک کارڈ جیب سے نکال کر ڈائریکٹر کے سامنے میز پر پھینک دیا۔ ڈائریکٹر نے کارڈ اٹھا کر پڑھا۔ کارڈ پر سیکرٹ سروس کا خصوصی نشان بنا ہوا تھا اور اس پر نمائندہ خصوصی ایکسٹو چیف آف دی سیکرٹ سروس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے

www.urdupalace.com

"ایجنٹو" ـــــ ڈائریکٹر کا رنگ کارڈ پڑھتے ہی زرد پڑ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں وحشت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"مم۔ معاف کیجئے۔ میرا آپ سے پہلے تعارف نہیں تھا ورنہ..." ڈائریکٹر نے اس بار بے حد عاجزانہ لہجے میں جواب دیا۔ اب اس کے چہرے پر پشیمانی کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں" ـــــ عمران نے بدستور سخت لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ بتلائیں ٹھنڈا پئیں گے یا گرم اور اس کے ساتھ ہی میں اپنے رویے کی معافی چاہتا ہوں۔ یقین کیجئے ایسا غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ورنہ میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا" ـــــ ڈائریکٹر نے انتہائی معذرت آمیز لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"صاحب کے لئے چائے لے آؤ جلدی" ـــــ ڈائریکٹر نے چپڑاسی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"شیرازی صاحب مجھے افسوس ہے کہ دشمن ملک کی سلامتی کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور آپ رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔ آپ جیسے غیر ذمہ دار لوگوں نے ہی اس ملک کا ستیاناس کیا ہوا ہے" ـــــ عمران کے لہجے میں تلخی عود کر آئی۔

"معافی چاہتا ہوں۔ ویسے ریٹائرنگ روم میں میری پرسنل سیکرٹری ہے اور میں اسے ڈکٹیشن دے رہا تھا" ـــــ شیرازی نے آنکھیں نیچی کرتے ہوئے کہا۔

"خوب ڈھونڈی ہے جگہ ڈکٹیشن دینے کے لئے آپ نے۔ آپ پہلے اپنی سیکرٹری کو رخصت کریں اس کے بعد مجھ سے بات کریں۔ میرے پاس

www.urdupalace.com

آپ کی طرح فالتو وقت نہیں ہے "۔۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ اور شیرازی تیزی سے اٹھ کر ریٹائرنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ریٹائرنگ روم کا دوسرا دروازہ شاید کسی اور طرف کھلتا تھا۔ کیونکہ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اکیلا تھا۔

"میں نے اسے بھیج دیا ہے "۔۔۔۔ شیرازی نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ویسے وہ عمران سے نظریں ملانے سے گریز کر رہا تھا۔

اتنے میں چپڑاسی نے چائے لا کر عمران اور شیرازی کے سامنے رکھ دی اور بڑی تعجب بھری نظروں سے عمران کو دیکھتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کو ایکسٹو نے بادلوں اور دھند کے متعلق چوبیس گھنٹے کے اندر رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ رپورٹ اب کس مرحلے پر ہے "۔۔۔۔ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ ویسے میں نے رپورٹ کی فوری تیاری کے لئے احکام جاری کر دیئے تھے "۔۔۔۔ شیرازی نے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے انٹرکام کا بٹن دبا کر کہا۔

"اسلم سروے رپورٹ نمبر ون تیار ہو کر آ گئی ہے "

"نہیں سر ابھی تک تو نہیں پہنچی "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"فوراً معلوم کرو کہ رپورٹ کس مرحلے پر ہے اور اسے مکمل کر کے فوراً میرے پاس پہنچاؤ "۔۔۔۔ شیرازی نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"جس مرحلے میں بھی ہو اسے منگواؤ "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کی بات سنتے ہی شیرازی نے اسلم کو ہدایت کر دی۔

"بہتر جناب ابھی لے آتا ہوں "۔۔۔۔ اسلم نے جواب دیا اور شیرازی نے

www.urdupalace.com

انٹر کام کا بٹن آف کر دیا۔

"ویسے اگر یہ کوئی سرکاری راز نہ ہو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سیکرٹ سروس کو بادلوں اور دھند سے یکایک کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے" —— شیرازی نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"بغیر دلچسپی کے ہم اپنا وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہیں شیرازی صاحب" —— عمران نے گول مول سا جواب دیا۔ اور شیرازی خاموش ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں فائل پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس نے وہ فائل شیرازی کے آگے رکھ دی۔

شیرازی نے اسے سر کے اشارے سے جانے کے لئے کہا اور وہ مودبانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

شیرازی نے فائل کھول کر اس کا سرسری جائزہ لیا اور پھر اسے عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" رپورٹ ابھی نامکمل ہے جناب آپ دیکھ لیجئے۔ اگر آپ کا کام اس سے چل سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے ایک روز کی مہلت اور دے دیجئے۔ میں رپورٹ مکمل کرا لوں گا۔" ——

عمران نے فائل لے کر اس کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ رپورٹ بالکل ابتدائی مرحلے میں تھی مگر اس کے باوجود عمران کا مطلب کسی حد تک حل ہوتا تھا۔ رپورٹ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد عمران نے وہ فائل میز پر رکھ دی اور شیرازی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیرازی صاحب! یہ بتلایئے کیا مصنوعی بادل فضا میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔"

"جی ہاں ترقی یافتہ ممالک میں اس کے متعلق کامیاب تجربات کئے جا چکے ہیں۔"

www.urdupalace.com

شیرازی نے جواب دیا۔

"چلو یہ تو ٹھیک ہے یہ بتلایئے کہ ان بادلوں میں بجلی بھی پیدا کی جا سکتی ہے اور اگر کی جا سکتی ہے تو کیا اس بجلی کو کسی مخصوص ٹارگٹ پر گرایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں جناب یہ ناممکن ہے۔ اوّل تو یہی قطعی ناممکن ہے کہ مصنوعی بادلوں میں بجلی پیدا کی جائے کیونکہ آسمانی بجلی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب نیگیٹو اور پازیٹو قسم کے بادل آپس میں رگڑ کھائیں اور مصنوعی بادل یا نیگیٹو ہو سکتے ہیں یا پازیٹو۔ کیونکہ وہ ایک ہی قسم کی گیس سے بنائے جاتے ہیں۔ اور اگر بجلی پیدا بھی ہو جائے تو اس بجلی کو کنٹرول کرنے کے متعلق تو سوچا بھی نہیں جا سکتا"۔۔۔۔ شیرازی نے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا دھند بھی مصنوعی پیدا کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مزید پوچھا۔

"آج تک تو اس کے متعلق کہیں بھی تجربہ نہیں ہوا"۔۔۔۔ شیرازی نے جوابدیا۔

"تجربے کی بات چھوڑیں میں تھیوری کے لحاظ سے پوچھ رہا ہوں۔ اگر کوئی سائنسدان کوشش کرے تو کیا ایسی تھیوری ہو سکتی ہے جس سے کسی مخصوص علاقے میں دبیز دھند پیدا کی جا سکے اور پھر اسے قائم بھی رکھا جا سکے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب یہ ناممکن ہے۔ ایسی کوئی تھیوری موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ شیرازی نے جواب دیا۔

عمران اس کی بات سن کر چند لمحے خاموش رہا۔ اس کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہو گیا ہو۔

"جناب جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ آپ کے خیال کے مطابق پچھلے دنوں دارالحکومت میں پیدا ہونے والی دھند اور ان سے پہلے یکایک نمودار ہونے والے بادل مصنوعی تھے اور کسی سائنسدان نے یہ تجربہ کیا تھا"۔۔۔۔ شیرازی نے سوال کیا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com